بسم اللہ الرحمن الرحیم

رمضان سے پہلے پہلے ہر مسلمان

دس باتوں کو جان لے !

ابو معاویہ شارب بن شاکر السّلفی
بینی پٹی۔مدھوبنی۔بہار

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم،اما بعد:

برادران اسلام !

ہم سب اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ بس کچھ ہی دنوں میں خیر وبرکت کا مہینہ ، مغفرت ورحمت کا مہینہ ، رب کو خوش کرنے کا مہینہ ،اپنے آپ کو جہنم سے آزاد کروا کر جنت میں داخل کرانے کا مہینہ ،توبہ واستغفار کرنے کا مہینہ ، رب کے حضور گڑگڑانے کا مہینہ ،گناہوں کو مٹانے کا مہینہ ، اپنی دعاؤں کو قبول کرانے کا مہینہ ،صدقہ وخیرات کرنے کا مہینہ اور نیکیوں کا موسم بہار شروع ہونے والا ہے تواسی مناسبت سے ہم سب کی خیر وبھلائی اور دنیوی واخروی فائدے ونجات کے لئے آج کے خطبۂ جمعہ کے لئے جس موضوع کا ہم نے انتخاب کیا ہے وہ ہے ”رمضان سے پہلے ہر مسلمان دس باتوں کو جان لیں“ امید کہ آپ ان دس باتوں کو بغور سنیں گے اور عمل کرنے کی کوشش کریں گے،آیئے سب سے پہلے اللہ رب العزت سے یہ دعا کرلیتے ہیں کہ اے بار الٰہ تو ہم سب کو ان دس باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔آمین ثم آمین یارب العالمین۔

میرے دوستو ! جیسا کہ میں نے کہا کہ بس کچھ ہی دنوں میں رمضان کے مہینے کا آغاز ہونے والا ہے، تواب ہم میں سے ہر انسان یہ سوچ رہا ہوگا اور یہ منصوبے بنارہا ہوگا کہ ان شاء اللہ اس بار خوب عبادت کریں گے،روزے رکھیں گے،تلاوت قرآن کریں گے،تراویح پڑھیں گے،صدقہ وخیرات کریں گے،اسی طرح سے کچھ لوگ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ اس رمضان میں عمرہ کرکے حج کے برابر ثواب کمائیں گے وغیرہ وغیرہ،الحمد للہ یہ سوچ بہت اچھی سوچ ہے اور ہر مسلمان کو نیکیوں کی اسی طرح سے ہمیشہ فکر

ہونی چاہیئے، مگر نیکیوں کی اس فکر کے ساتھ ساتھ ایک اور فکر کی ہم سب کو بلکہ ہر مسلمان کو بہت سخت ضرورت ہے، اور وہ فکر ہے نیکیوں کو قبول کرانے کی فکر اور نیکیوں کو برباد ہونے سے بچانے کی فکر، الحمد للہ آج ہمیں نیکیاں کرنے کی فکر تو ہے مگر ان نیکیوں کی حفاظت کرنے کی فکر بالکل بھی نہیں ہے، ہم یہ سوچتے اور کہتے ہیں کہ بس نیکی کرتے جاؤ، اللہ قبول کرنے والا ہے جب کہ ایک مومن کی یہ پہچان ہوتی ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے نیکیوں کے متعلق فکر مند رہتے ہیں جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے "وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ " اور وہ لوگ جنہوں نے کچھ دیا تو وہ لوگ اس حال میں دیتے ہیں کہ ان کے دل ڈرنے والے ہوتے ہیں۔ (المؤمنون: 60) صدیقہ کائنات اماں عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے اس آیت کے بارے میں اپنے آقا محبوب خدا ﷺ سے پوچھا کہ اے میرے آقا و سرتاج ﷺ! یہ ڈرنے والے کون لوگ ہیں " أَهُمُ الَّذِينَ يَشْرَبُونَ الخَمْرَ وَيَسْرِقُونَ " کیا اس سے شراب پینے والے اور چوری کرنے والے (اور دیگر گناہوں کو انجام دینے والے) لوگ مراد ہیں؟ تو آپ ﷺ نے بڑے پیار سے کہا کہ " لَا يَا بِنْتَ الصِّدِّيقِ " نہیں! نہیں! اے صدیق کی بیٹی! اس سے وہ مراد نہیں ہے جو تو سمجھ رہی ہے " وَلَكِنَّهُمُ الَّذِينَ يَصُومُونَ وَيُصَلُّونَ وَيَتَصَدَّقُونَ وَهُمْ يَخَافُونَ أَنْ لَا تُقْبَلَ مِنْهُمْ " بلکہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں اور صدقہ و خیرات کرتے ہیں لیکن انہیں یہ خدشہ لگا رہتا ہے کہ کہیں یہ نیکیاں نامقبول نہ ہو جائیں، پھر آپ ﷺ نے اس آیت کے بعد والی آیت کی تلاوت کی کہ " أُولَئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ " یہی ہیں جو جلدی جلدی بھلائیاں حاصل کر رہے ہیں اور یہی ہیں جو ان کی طرف دوڑ جانے والے ہیں۔ (المؤمنون: 61)۔ (ترمذی: 3175، الصحیحۃ: 162)

میرے بھائیو اور بہنو! سنا آپ نے کہ رب العزت نے مومن کی پہچان اور کامیاب ہونے والے لوگوں کی نشانی یہ بتائی ہے کہ وہ اپنی نیکیوں کے تعلق سے ہمیشہ فکر مند رہتے ہیں اور اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں ان کی نیکیاں ضائع و برباد نہ ہو جائیں تو آج اسی سوچ و فکر کو اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ نیکی کرنا تو بہت آسان ہے مگر نیکیوں کی حفاظت کرنی بہت مشکل ہے، ذرا سوچئے کہ ہم اور آپ اتنی ساری نیکیاں کرتے ہیں اور عنقریب ان شاء اللہ رمضان کے مہینے میں بھوک و پیاس کی شدت کو برداشت کریں گے، اپنی گاڑھی خون و پسینے سے کمائی ہوئی رقم سے صدقہ و خیرات کریں گے، نمازیں پڑھیں گے، گھنٹے دو گھنٹے تراویح کی نماز میں کھڑے رہیں گے! لیکن اتنا سب کچھ کرنے کے باوجود بھی اگر ہمیں کچھ نہ ملا اور ہماری نیکیاں ضائع و برباد ہو گئی تو ہم سے بڑا بدنصیب اور کون ہوگا کہ محنت بھی کیا مگر اس محنت کا ثمرہ و پھل نہ ملا، سوچئے اور بار بار سوچئے کہ اگر ہماری نیکیاں نامقبول ہو گئیں تو ہماری آخرت کا کیا ہوگا! اللہ رب العزت نے ایسے ہی لوگوں کے بارے میں یہ اعلان کیا کہ " وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ، عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ ، تَصْلَى نَارًا حَامِيَةً " اس دن بہت سے چہرے ذلیل ہوں گے، محنت کرنے والے تھکے ہوئے (ہوں گے) وہ دہکتی ہوئی آگ میں جائیں گے۔ (الغاشیۃ: 2-4) سنا آپ نے کہ عمل کر کر کے تھکنے والے لوگ جہنم کے ایندھن بنیں گے تو آپ کو اسی اخروی نقصان و خسارے سے بچانے کے لئے اور آپ کے اندر اپنی نیکیوں کی حفاظت کرنے کی فکر پیدا کرنے کے لئے رمضان سے پہلے پہلے ہم آپ کو کچھ ایسی باتیں بتا دیتے ہیں جن سے بچنا ہمارے لئے ضروری ہے، ضروری ہی نہیں بلکہ فرض اور واجب ہے کہ

ہم سب ان تمام حرکات وسکنات اور اعمال سے اپنے آپ کو دور رکھیں جن سے نیکیاں ضائع وبرباد ہو جاتی ہیں یا پھر نیکیوں کے قبول ہونے میں رکاوٹ پیدا کرتی ہیں، یہ بات اچھی طرح سے اپنے ذہن ودماغ میں بیٹھالیں کہ یہ نیکیاں ہی ہمارا اصلی سرمایہ ہے، رب کی رحمت وعنایت کے بعد یہی نیکیاں ہم کو عذاب قبر اور جہنم کی آگ سے بچا کر جنت میں لے جائیں گی تو اگر ہم اپنی نیکیوں سے مستفید ہونا چاہتے ہیں تو جس طرح سے ایک کسان اپنے کھیت میں بیج ڈالنے سے پہلے اپنے کھیت کی اچھی طرح سے صاف صفائی کرتا ہے، جنگلوں اور گھانس پھونس بلکہ ہر اس چیز کو اپنے کھیت سے اکھاڑ پھینکتا ہے جو بیج کے لئے نقصاندہ ہوتی ہے، اور تمام نقصاندہ چیزوں کو دور کرنے کے بعد کسان اپنے کھیت میں بیج ڈالتا ہے، اور پھر بیج ڈال کر اپنے کھیت کو بھول نہیں جاتا ہے بلکہ وقتاً فوقتاً اپنے کھیت کی حفاظت ونگہبانی بھی کرتا ہے، کبھی اس میں پانی ڈالتا ہے تو کبھی اس میں کھاد ڈالتا ہے تو کبھی اپنے کھیت میں مکھی ومچھر اور چوہوں سے بچانے والی دوائیوں کا چھڑکاؤ کرتا ہے تو کبھی چڑیوں اور جانوروں سے اپنے کھیت کو محفوظ رکھنے کے لئے صبح سے شام اور شام سے صبح تک وہاں ڈیرے بھی لگائے رکھتا ہے تب جا کر اتنی کٹھن محنت ومشقت کرنے کے بعد اسے اچھی فصل ملتی ہے اور وہ اس سے فائدہ اٹھا پاتا ہے ٹھیک اسی طرح سے اگر ہمیں اپنی نیکیوں کی فصل سے فائدہ اٹھانا ہے تو اپنے نیکیوں کو ان تمام چیزوں سے دور رکھنا پڑے گا جن سے نیکیاں ضائع وبرباد ہو جاتی ہیں یا پھر نیکیاں قبول ہی نہیں کی جاتی ہے، کسان کی طرح ہی اپنے نیکیوں کی دن، رات اور صبح شام حفاظت کرنی پڑے گی، ہر وقت اور ہر آن وہر لمحہ اپنی نیکیوں پر محافظ ونگراں بننا پڑے گا، آج اگر ہم نے ایسا کیا تو یقیناً ایک نہ ایک دن ہم اس نیکیوں سے فائدہ اٹھا پائیں گے اور اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو پھر اس دن ہمیں سوائے حسرت وپشیمانی کے اور کچھ نہ ملے گا، اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ وہ کون کون سی چیزیں ہیں جو ہماری نیکیوں کے لئے ایک ایسی آگ ہیں جو ہماری تمام نیکیوں کو ایک لحظے میں جلا کر راکھ کر دیتی ہیں تو آیئے ایک ایک کرکے دس باتوں کو جانتے ہیں:

1۔ نمازوں کی ہمیشہ پابندی نہ کرنا:

میرے بھائیو اور بہنو! آج آپ یہ بات اچھی طرح سے اپنے ذہن ودماغ میں بیٹھالیں کہ ہماری تمام نیکیوں کے قبول ہونے یا نہ ہونے کا دارومدار ہماری نماز کے ادا کرنے اور نہ کرنے پر ہے، اگر ہم ہمیشہ پانچوں وقت کی نماز ادا کریں گے تو ہماری تمام عبادتیں قبول کی جائیں گی اور اگر ہم نے نماز چھوڑ دی تو ہماری تمام عبادتیں رائیگاں وبے کار ہو جائیں گی، یہ نماز ہی ایک ایسی عبادت ہے جو ہماری تمام عبادتوں کو قبول کرا سکتی ہے۔ سبحان اللہ کیا طاقت ہے نماز میں کہ نماز تمام عبادتوں کو قبول کرا سکتی ہے، چاہے وہ حج ہو یا پھر عمرہ، قربانی ہو یا پھر نذر ونیاز، زکاۃ ہو یا پھر صدقات وخیرات، فرض عبادت ہو یا پھر نفل عبادت، چاہے رمضان میں کی جانے والی عبادت ہو یا پھر غیر رمضان میں، ان تمام نیکیوں کے قبول ہونے یا پھر مردود ہونے میں اس نماز کا بہت بڑا دخل ہے، اس لئے اگر آپ اپنی تمام نیکیوں کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں اور اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کی تمام عبادتیں ونیکیاں قبول کی جائیں تو پھر آپ کبھی نماز کو نہ چھوڑیئے، جیسا کہ جناب محمد عربی ﷺ کا یہ فرمان صحیح حدیث میں موجود ہے کہ " الصَّلَاةُ ثَلَاثَةُ أَثْلَاثٍ الطَّهُورُ ثُلُثٌ وَالرُّكُوعُ ثُلُثٌ وَالسُّجُودُ ثُلُثٌ " نماز تین حصوں پر مشتمل ہوتی ہے، ایک تہائی حصہ تو طہارت وپاکیزگی ہے، اور ایک تہائی

حصہ رکوع ہے اور ایک تہائی حصہ سجدے ہیں، پھر آگے آپ ﷺ نے فرمایا کہ " فَمَنْ أَدَّاهَا بِحَقِّهَا قُبِلَتْ مِنْهُ وَقُبِلَ مِنْهُ سَائِرُ عَمَلِهِ "اب جس نے نماز کو اس کے تمام حقوق کے ساتھ ادا کیا تو اس کی نماز بھی قبول کی جائیں گی اور ساتھ میں دیگر تمام عبادات بھی قبول کی جائیں گی، " وَمَنْ رُدَّتْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ رُدَّ عَلَيْهِ سَائِرُ عَمَلِهِ" اور جس کی نماز مردود ہو گئی تو اس کے تمام اعمال ضائع وبرباد ہو جائیں گے۔ (الصحیحۃ: 2537) اور ایک دوسری روایت کے اندر حبیب کائنات و محبوب خدا ﷺ کا یہ فرمان موجود ہے کہ " إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ العَبْدُ يَوْمَ القِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ" بے شک کہ کل قیامت کے دن ایک مسلمان سے اس کے تمام عملوں کے اندر سب سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھا جائے گا، " فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ" تو اگر اس کے نماز کا معاملہ ٹھیک ٹھاک رہے گا تو وہ کامیاب وکامران ہو کر جنت میں جائے گا، " وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ" اور اگر نماز کا معاملہ ٹھیک ٹھاک نہ رہا تو پھر وہ ہلاک وبرباد ہو کر جہنم میں جائے گا۔ (ترمذی: 413، نسائی: 265، اسنادہ صحیح) سنا آپ نے کہ تمام اعمال میں سب سے پہلے ہر مسلمان سے نماز کے بارے میں سوال ہوگا کہ بتا تو نے فرض نمازیں ادا کی تھی یا نہیں؟ سوال یہ نہیں ہوگا کہ تم نے رمضان کے مہینے میں نماز پڑھی تھی کی نہیں بلکہ سوال یہ ہوگا کہ اپنی پوری زندگی میں نمازوں کا اہتمام کیا تھا کہ نہیں؟ آج شیطان نے ہمیں گمراہ کر دیا ہے کہ بس ایک مہینہ نماز پڑھو پھر پورے سال مت پڑھو، نعوذ باللہ۔ جب کہ نماز تو ہر مسلمان بالغ مرد وعورت پر تادم حیات فرض ہے جو کسی بھی حال اور کسی بھی صورت میں معاف نہیں ہے، آپ یہ بات اچھی طرح سے جان لیں کہ جو مسلمان نمازوں کا اہتمام نہیں کرتا ہے اس کا دین وایمان تو خطرے میں ہے ہی، ساتھ میں اس کے تمام نیک اعمال بھی ضائع وبرباد ہو جائیں گے، اس لئے اے میرے بھائیو اور بہنو! ہمیشہ نمازوں کا اہتمام کرو اور الحمد للہ کچھ ہی دنوں کے بعد ایک مہینے کے لئے رمضان بھی ہمیں نمازی بنانے کے لئے آرہا ہے تو میری یہ نصیحت یاد رکھنا کہ نمازی بننے کے بعد پھر سے بے نمازی نہ ہو جانا ورنہ تمہارے سارے نیک اعمال ضائع وبرباد ہو جائیں گے، اور ہاں یہ بھی سن لو اور یاد رکھو کہ تمام نمازوں کے ساتھ ساتھ کبھی عصر کی نماز کو بھی نہ چھوڑنا ورنہ تمہارے سارے اعمال اکارت ہو جائیں گے جیسا کہ جناب محمد عربی ﷺ کا یہ فرمان موجود ہے " مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ العَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ "کہ جس نے نماز عصر کو چھوڑ دیا تو اس کے (تمام) اعمال ضائع وبرباد ہو جائیں گے۔ (بخاری: 553)

2۔ سنت کے مطابق ہر نیکی کو انجام دیں:

میرے دوستو! رمضان کا مہینہ آتے ہیں الحمد للہ لوگ بڑے ہی زور وشور سے نیکیاں کرنا شروع کر دیتے ہیں، الحمد للہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہم نیکیاں خوب سے خوب کرتے ہیں، مگر کبھی آپ نے یہ سوچا ہے کہ اللہ کو زیادہ نیکیوں کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی نیکیوں کی کثرت سے ہم جنت میں جا سکتے ہیں، ابھی میں نے آپ کو سورہ غاشیہ کے حوالے سے یہ بات بتلائی تھی کہ قیامت کے دن تو نیکیاں کر کرکے تھک جانے والے لوگ بالآخر جہنم کے ایندھن بنیں گے، فرمان باری تعالی ہے " وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ،

عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ ، تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً "اس دن بہت سے چہرے ذلیل ہوں گے، محنت کرنے والے تھکے ہوئے (ہوں گے) وہ دہکتی ہوئی آگ میں جائیں گے۔ (الغاشیۃ: 2-4) ذرا سوچئے کہ نیکیاں تو خوب کئے ہوں گے مگر پھر بھی جہنم کے اندر جائیں گے آخر کیوں؟ تو وہ اس لئے کہ وہ نیکیاں تو خوب کئے ہوں گے مگر وہ نیکیاں اپنی مرضی سے کئے ہوں گے، میرے بھائیو اور بہنو! سن لو! اور یاد رکھ لو! اللہ رب العزت کو بہت زیادہ نیکیاں نہیں چاہئے بلکہ اللہ رب العزت کو تو صرف وہ نیکی چاہئے جس کے اندر حسن ہو جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے" الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا" جس نے موت اور حیات کو اس لئے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے۔ (الملک: 2) سنا آپ نے کہ اللہ رب العزت نے یہ نہیں کہا کہ اللہ کو زیادہ سے زیادہ نیکیاں مطلوب و مقصود ہے بلکہ اس ذات باری تعالیٰ نے یہ کہا کہ اللہ رب العزت کو تو بس اچھے اعمال چاہئے، اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ یہ اچھا عمل کون سا ہے جو ضائع نہیں ہوگا! تو سنئے اس سوال کا جواب بھی رب العزت نے برسوں پہلے دے دیا ہے کہ اچھا عمل صرف اور صرف وہی ہے جو میرے حکم اور میرے محبوب ﷺ کے حکم و عمل کے مطابق ہو۔ جی ہاں میرے دوستو! کان کھول کر سن لو اور یاد رکھو لو کہ ہر عمل نہ تو اچھا ہوتا ہے اور نہ ہی ہر عمل کو اللہ قبول کرے گا بلکہ اللہ رب العزت تو صرف انہیں اعمال کو قبول فرمائے گا جو قرآن اور اس کے محبوب ﷺ کے قول و فعل کے مطابق ہوگا، آج کل لوگ اکثر و بیشتر اپنی مرضی سے نیکی کرتے ہیں، اپنی مرضی سے نماز پڑھتے ہیں، اپنی مرضی سے روزہ رکھتے ہیں، اپنی مرضی سے راتوں کو جاگتے ہیں غرضیکہ وہ اپنی مرضی سے یہ عمل کرتے ہیں تو وہ عمل کرتے ہیں تو جو لوگ بھی ایسی حرکت کرتے ہیں وہ لوگ اپنی اس قبیح وبری حرکت سے باز آجائیں ورنہ وہ ایک نہ ایک دن بہت پچھتائیں گے اور خون کے آنسو روئیں گے کیونکہ ایسے لوگوں کے تمام اعمال حسنہ کو اللہ رب العزت ضائع و برباد کردے گا جو اپنے من و مرضی سے نیکیوں کو انجام دیتے ہیں اور پھر بزعم خویش یہ سمجھتے ہیں کہ وہ تو نیکیوں کو انجام دے رہے ہیں جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے" قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا،الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا" کہہ دیجئے کہ اگر (تم کہو تو) میں تمہیں بتادوں کہ باعتبار اعمال سب سے زیادہ خسارے میں کون ہیں؟ وہ ہیں کہ جن کی دنیوی زندگی کی تمام تر کوششیں بیکار ہو گئیں اور وہ اسی گمان میں رہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔ (الکھف: 103-104) اور اسی نقصان و خسارے سے ہم کو بچانے کے لئے اللہ رب العزت نے یہ اعلان کردیا ہے" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ" اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کا کہا مانو اور اپنے اعمال کو غارت نہ کرو۔ (محمد: 33) سنا آپ نے کہ جو نبی ﷺ کا کہا نہ مانے گا اس کے تمام اعمال ضائع و برباد ہو جائیں گے اور اسی بات کو محبوب خدا ﷺ نے مزید وضاحت کرتے ہوئے دو ٹوک الفاظ کے ساتھ یہ اعلان کردیا ہے کہ" مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ "جو انسان ایسا عمل کرے جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود اور ناقابل قبول ہے۔ (بخاری، مسلم: 1718) اے مسلمانوں سن لو! آج تمہیں جو کرنا ہے کرلو! جس بدعت کو چاہو تم سنت سمجھ کر انجام دے لو! جو مرضی میں آئے کرلو! مگر ایک بات یاد رکھنا دین میں نہ تو تمہاری مرضی چلے گی اور نہ ہی کسی امام اور پیر و فقیر کی، یہ آج

کل لوگوں نے عجیب تماشا بنا رکھا ہے کہ لوگ اپنی مرضی سے کوئی عمل کرتے ہیں اور پھر یہ کہتے ہیں کہ اس میں غلط کیا ہے؟ کوئی کہتا ہے کہ اس میں حرج کیا ہے؟ کوئی کہتا ہے کہ ہم عبادت ہی تو کر رہے ہیں؟ تو جو لوگ بھی اس طرح کی باتیں کہتے اور سمجھتے ہیں وہ لوگ یہ جان لیں کہ یہ دین تو صرف ایک اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ہے، جب یہ دین اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ہے تو اللہ بھی صرف انہیں عملوں پر اجر و ثواب سے نوازے گا جو اس کے اور اس کے محبوب ﷺ کے حکم کے مطابق ہوگا۔ اس لئے میرے بھائیو اور بہنو! رمضان سے پہلے پہلے یہ اچھی طرح سے جان لو اور ہمیشہ یاد رکھو کہ اللہ رب العزت صرف انہیں عملوں کو قبول کرے گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ یعنی قرآن وحدیث کے مطابق ہوگا اور یہ ہر مسلمان کے کسی بھی عمل کے قبول ہونے کے لئے سب سے پہلی اور اولین شرط ہے اور جس عمل کے اندر بھی یہ شرط مفقود ہوگی خواہ وہ کرنے میں کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو، وہ سب کے سب مردود و ناقابل قبول ہوں گے۔

3۔ ریاکاری سے بچیں:

میرے دوستو! ابھی آپ نے یہ سنا کہ عمل کے قبول ہونے کے لئے سب سے پہلی اور ضروری شرط یہ ہے کہ وہ عمل سنت کے مطابق ادا کی جائے، اسی طرح سے ہر عمل کے قبول ہونے کے لئے ایک دوسری شرط یہ بھی ہے کہ ہر عمل اخلاص کے ساتھ صرف اور صرف ایک اللہ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لئے انجام دی گئی ہو جیسا کہ جناب محمد عربی ﷺ نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ اللہ رب العزت صرف وہی عمل قبول کرے گا جو صرف اور صرف اس کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کی گئی ہو، چنانچہ سیدنا ابوامامہ الباہلیؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور سوال کیا کہ اے اللہ کے نبیٔ اکرم و مکرم ﷺ " أَرَأَيْتَ رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالذِّكْرَ " آپ مجھے یہ بتائیں کہ ایک انسان جہاد تو کرتا ہے مگر وہ اس جہاد سے ثواب اور شہرت دونوں کا طلبگار ہے تو " مَالَهُ " ایسے انسان کو کیا ملے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ " لَا شَيْءَ لَهُ " ایسے انسان کو کچھ بھی نہیں ملے گا، اور ایک دوسری روایت کے اندر ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا " لَا أَجْرَ لَهُ " اسے کچھ بھی اجر و ثواب نہیں ملے گا، جب صحابۂ کرامؓ نے ایسا سنا تو " فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ " ہکے بکے رہ گئے بلکہ بہت زیادہ پریشان ہوئے اور سائل سے کہا کہ " عُدْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهُ لَمْ يَفْهَمْ " پھر سے یہ سوال دہراؤ، شاید کہ تمہارے سوال کو حبیب کائنات ﷺ سمجھ نہ سکے ہوں! تو انہوں نے تین بار یہی سوال کیا اور تینوں مرتبہ آپ ﷺ نے یہی جواب دیا کہ ایسے انسان کے لئے کوئی اجر و ثواب نہیں ہے، پھر جو آپ ﷺ نے کہا اس کو اپنے ذہن و دماغ میں بیٹھا کر جاؤ، فرمایا کہ سنو! " إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ " بے شک کہ اللہ رب العزت صرف اور صرف اسی عمل کو قبول کرتا ہے جو صرف اور صرف اسی کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لئے انجام دی گئی ہو۔ (نسائی: 3140، الصحیحۃ: 52، احمد: 7900) اے لوگو! ذرا یہ حدیث ایک بار پھر سے اپنے ذہن و دماغ کے اندر دوڑاؤ اور سوچو کہ آپ ﷺ نے کیا کہا کہ جو انسان کسی بھی نیک عمل سے اللہ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ کسی دنیاوی غرض وغایت کی امید رکھتا ہو تو ایسے انسان کے لئے اس میں کچھ بھی

اجر وثواب نہیں ہے۔اللہ کی پناہ! !بڑے افسوس کے ساتھ مجھے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ آج یہ بیماری بہت عام ہو چکی ہے، ہر انسان اپنی نیکی کی تشہیر کرنا چاہتا ہے، آپ نے ایک محاورہ سنا ہوگا کہ پہلے زمانے کے لوگ کہا کرتے تھے "نیکی کر دریا میں ڈال" یعنی کہ نیکی کرکے بھول جایا کرو اور اب ہمارے زمانے میں صورت حال یہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں نیکی کر سوشل میڈیا، فیس بک، واٹس ایپ گروپ، انسٹاگرام وغیرہ پر ڈال، اب رمضان آرہا ہے تو آپ بھی یہ دیکھیں گے کہ لوگ اپنے زکاۃ وعطیات کی فوٹو، اپنے سحر وافطار کی فوٹو شیئر کرتے ہیں، اسی طرح سے لوگ جب حج وعمرہ پر جاتے ہیں تو ارکان وغیرہ ادا کرتے ہوئے سیلفی لیتے ہیں اور پھر وہ سوشل میڈیا پر اپلوڈ کرتے ہیں اور پھر یہ لکھتے ہیں کہ اگر ہماری یہ فوٹو اور نیکی اچھی لگی ہو تو پلیز ،براہ کرم لائک اینڈ شیئر اور کمنٹس ضرور کریں، کسی شاعر نہیں کیا ہی خوب کہا ہے:

عبادت میں سیلفی، تلاوت میں سیلفی
امامت میں سیلفی، خطابت میں سیلفی

عجب مرض ہے عادت خود نمائی
عیادت میں سیلفی، سخاوت میں سیلفی

ریا کیا ہے ہم سے نہ پوچھے کوئی بھی
بنائیں گے ہم دین کی خدمت میں سیلفی

میرے دوستو! دلوں کا معاملہ تو ہمارے رب کے سپرد ہے، ہم کسی کے دلوں پر حملہ نہیں کر رہے ہیں اور نہ ہی ہمیں اس کی اجازت وضرورت ہے کہ ہم کسی کے دل پر حکم لگائیں، مگر آپ ہی خود فیصلہ کرلیں کہ اس طرح سے نیکیوں کی تشہیر کرنا کیا یہ ریاکاری نہیں ہے؟اور کیا یہ اپنے نیکی پر لوگوں کی تعریف سننا نہیں ہے؟آج کل اکثر لوگ ایسے ہیں جو نیکیوں پر اپنی تعریف سننا چاہتے ہیں، وہ یہ چاہتے ہیں کہ اگر وہ کسی کے ساتھ احسان کریں یا پھر کوئی مسجد ومدرسہ بنائیں تو لوگ ان کی تعریف کرتے پھریں، اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کسی غریب کی مدد کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ لو بھائی! ذرا ہمارے لئے دعا کرنا، یعنی نیکی واحسان کے بدلے دعا کرنے کی درخواست کی جارہی ہے، اسی طرح سے آج کل ایک اور ٹرینڈ بڑے زور شور سے چل رہا ہے کہ حج یا عمرہ کو جانے والے لوگ حج وعمرہ پر روانہ ہونے سے پہلے پہلے فنکشن ہال میں بڑی بڑی دعوتیں کرتے ہیں، دور ونزدیک تمام رشتے داروں سے ملاقات کرکے ان کو یہ خبر دیتے ہیں کہ وہ اب حج وعمرہ کے لئے روانہ ہو رہے ہیں، صرف اسی پر بس نہیں کرتے ہیں جب وہ وہاں پہنچ جاتے ہیں تو وہاں سے لوگوں کو سوشل میڈیا کے ذریعے اپنے تمام عبادات کی جانکاری دیتے ہیں، اپنے ایک ایک نیکیوں کی تشہیر کرتے ہیں، تو اس طرح کے جتنے سارے لوگ ہیں وہ رمضان سے پہلے پہلے یہ جان لیں اور سن لیں کہ جو اپنی نیکیوں پر دنیا کی کسی بھی غرض وغایت کا طالب ہوگا اسے اس کی نیکی کے اجر وثواب سے ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں ملے گی، اور جو لوگ بھی اپنی اپنی نیکیوں سے دوسروں کو خوش کرنا چاہتے ہیں یا پھر اپنا نام روشن کرنا چاہتے ہیں تو ایسے لوگ یہ حدیث سن لیں اور یاد رکھ لیں

،حبیب کائنات و محبوب خداﷺ نے فرمایا کہ " يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا جُزِيَ النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمْ " قیامت کے دن جب نیک اعمال کا بدلہ دیا جارہا ہوگا تو اللہ رب العزت ریاکاروں سے کہے گا کہ " اذْهَبُوا إِلَى الَّذِينَ كُنْتُمْ تُرَاءُونَ فِي الدُّنْيَا " اے ریاکاروں! دنیا میں جن جن کو خوش کرنے اور دکھانے کے لئے نیکیاں کیا کرتے تھے، ذرا ان کے پاس جاؤ اور " فَانْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً " دیکھو کہ کیا وہ تمہیں کوئی بدلہ دے سکتے ہیں؟۔(مسند احمد:23630،الصحیحۃ:951) جی ہاں ذرا غور سے سن لیں کہ جو لوگوں کو دکھانے اور خوش کرنے کے لئے نیکیاں کرے گا تو اللہ رب العزت ایسے لوگوں کو انہیں کے پاس بھیج دے گا کہ جاؤ اور معلوم کرو کہ کیا تمہارے لئے ان کے پاس کچھ اجر و ثواب ہے، اللہ کی پناہ! آج جو لوگ لائک و کمنٹس اور شیئر کے لئے نیکیاں کرتے ہیں تو وہ لوگ اپنے انجام کی فکر کریں کہ ایسے لوگوں کو اللہ کہے گا کہ جاؤ اپنے فالورس اور اپنے فرینڈس کے پاس جا کر نیکیوں کا اجر و ثواب لے لو، اللہ کی پناہ! ذرا سوچئے کہ کتنی بڑی ذلت و رسوائی ہوگی، آج تو نیتوں کو کوئی دیکھ نہیں سکتا ہے مگر ایک دن ایسا بھی آنے والا ہے جب نیتوں کا اعلان کیا جائے گا، اور ایک انسان کے لئے یہ سب سے بڑی ذلت و رسوائی ہوگی کہ اسے تمام اول تا آخر جن وانس کے روبرو ذلیل و رسوا کیا جائے گا، جیسا کہ جناب محمد عربیﷺ کا یہ فرمان بھی موجود ہے کہ جب قیامت کے دن اللہ رب العزت اول تا آخر تمام انسانوں کو جمع کرے گا تو اس میدان میں ایک اعلان کرنے والا یہ اعلان کرے گا کہ " مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلَّهِ فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ " جس نے اللہ کے لئے کئے ہوئے عمل میں کسی کو شریک کیا تھا وہ اس عمل کا ثواب اسی (انسان) غیر اللہ سے جا کر مانگ لے کیونکہ " فَإِنَّ اللَّهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ " اللہ تعالی شرک سے تمام شریکوں سے سب سے زیادہ بے نیاز اور بیزار ہے۔(ابن ماجہ:4023،ترمذی:3154،اسنادہ حسن) میرے دوستو! ریاکاروں کے ساتھ صرف یہی سلوک نہیں کیا جائے گا بلکہ ریاکاروں کو کل بروز محشر کئی طرح سے ذلیل و رسوا کیا جائے گا، جس کی ایک صورت تو یہ ہوگی کہ اللہ رب العزت کل بروز محشر تمام جن وانس کے سامنے میں ایسے لوگوں کی نیتوں کا پردہ چاک کردے گا جیسا کہ جناب محمد عربیﷺ کا یہ فرمان بخاری و مسلم کے اندر موجود ہے کہ " مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللَّهُ بِهِ " جو انسان کسی نیک کام سے شہرت کا طالب ہوگا تو کل قیامت کے دن اللہ رب العزت اس کے اس نیت و ارادے کو سب کو سنا دے گا اور اسی طرح سے جو کوئی دکھاوے کے لئے کوئی نیک عمل انجام دے گا تو یہ بھی کل قیامت کے دن اللہ رب العزت سب لوگوں کو دکھلادے گا(اور اس طرح سے اس کے عیب کو ظاہر و باہر کرکے تمام مخلوق کے روبرو اسے ذلیل و رسوا کیا جائے گا)۔(بخاری:6499، مسلم:2986) اس کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ جو لوگ ریاکاری کرتے ہوئے دوسروں کو دکھلانے کے لئے کوئی نیک عمل کرتے ہیں تو اللہ رب العزت اس کی اس بری نیت کو لوگوں کے سامنے میں اسی دنیا میں ظاہر کردیتا ہے جس کی وجہ سے وہ بدنام ہوجاتا ہے اور اس کی عزت ختم ہوجاتی ہے۔(شرح ابن ماجہ از حافظ زبیر علی زئی:4207) اور ریاکاروں کو بروز قیامت ذلیل و رسوا کرنے کی دوسری صورت یہ ہوگی کہ ریاکاروں کو اللہ رب العزت بروز محشر سجدہ کرنے سے محروم کردے گا جیسا کہ صحیح بخاری کے اندر یہ حدیث موجود ہے کہ کل بروز قیامت میدان محشر میں ایک لمحہ اور ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ اللہ

رب العزت اپنی پنڈلی کو کھول دے گا جس کو دیکھ کر سارے کے سارے مومن مرد وعورت اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں گے، مگر وہ لوگ سجدہ کرنے سے عاجز ہو جائیں گے جو دکھلاوے اور شہرت وناموری کے لئے سجدے کیا کرتے تھے، وہ سجدہ تو کرنا چاہیں گے مگر ان کی پیٹھ تختے کی طرح اکڑ جائے گی جس کی وجہ سے ان کے لئے جھکنا ناممکن ہو جائے گا جس کی وجہ سے وہ سجدہ نہیں کر سکیں گے۔(بخاری:4919)۔اللہ کی پناہ۔ میرے دوستو! ذرا سوچو کہ تمام مخلوق کے روبرو ریاکاروں کی یہ کتنی بڑی ذلت ورسوائی ہوگی، ریاکاروں کی اسی ذلت ورسوائی کا رب العزت نے اپنے کلام پاک میں کیا ہی خوب نقشہ کھینچا ہے، فرمایا" يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ ساقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلا يَسْتَطِيعُونَ، خاشِعَةً أَبْصارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سالِمُونَ" جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور سجدے کے لئے بلائے جائیں گے تو سجدہ نہ کر سکیں گے، ان کی نگاہیں نیچی ہوں گی اور ان پر ذلت وخواری چھارہی ہوگی، حالانکہ یہ سجدے کے لئے اس وقت بھی بلائے جاتے تھے جب کہ صحیح سالم تھے۔(القلم:42-43) ہائے رے! ریاکاروں کی بدبختی وبدنصیبی نیک اعمال بھی کئے مگر پھر بھی ذلیل ورسوا ہوئے۔

میرے بھائیو اور بہنو! اپنے نیک اعمال کو ضائع وبرباد ہونے سے بچالو اور ہمیشہ اپنے دل پر محافظ ونگراں اور چوکیدار بن کے رہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ ادھر ہم نیکیاں کرتے رہیں اور ادھر ہماری ان حرکتوں سے ہماری نیکیاں ضائع وبرباد ہوتی رہے اور ہمیں احساس تک نہ ہوں، اور آپ جانتے ہیں ہمارے بارے میں آپ ﷺ کو اس بات کا بہت ہی ڈر لگا رہتا تھا کہ کہیں ہم اور آپ اس بیماری کے اندر ملوث نہ ہو جائیں، جیساکہ جناب محمد عربی ﷺ کا یہ فرمان موجود ہے کہ" إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الرِّيَاءُ وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ "یقینا مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ ڈر اس بات کا ہے کہ تمہارے اندر ریاکاری اور پوشیدہ شہوتیں داخل ہو جائیں گی۔(الصحیحۃ:508) اور آج ایسا ہی کچھ منظر تو ہم اور آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ جس بات کا خدشہ آپ ﷺ کو اپنی امت کے تعلق سے تھا آج وہی ہو رہا ہے کہ ہر کوئی اس شرک کے جال میں پھنس چکا ہے مگر اسے احساس نہیں ہے، اور لوگوں کو احساس ہو بھی کیسے؟ جب کہ کچھ شرک تو ایسے ہیں جو چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ باریک ہوتے ہیں، جس میں سے ایک شرک یہ ریاکاری بھی ہے، اسی بات کی نصیحت کرتے ہوئے جناب محمد عربی ﷺ نے اپنے یار غار اور اپنے حبیب سیدنا ابوبکرؓ کو کہا کہ اے ابوبکر ایک بات یاد رکھنا" الشِّرْكُ فِيكُمْ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ "تم میں شرک چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہوگا، اس لئے میں تجھے ایک ایسی دعا بتادے رہا ہوں کہ اگر تم اس کو ہمیشہ پڑھتے رہوگے تو اللہ تم سے ہر چھوٹے بڑے شرک کو دور کردے گا، اور وہ دعا یہ ہے" اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لا أَعْلَمُ" یعنی کہ اے اللہ! میں کبھی جان بوجھ کر تیرے ساتھ شرک کروں تو اس حرکت سے تیری پناہ پکڑتا ہوں اور اس بات سے تو مجھے معاف فرمادینا کہ میں کبھی نادانی اور لاعلمی میں تیرے ساتھ شرک کر بیٹھوں۔(صحیح الجامع للألبانیؒ:3731، صحیح الادب المفرد للألبانیؒ:554) تو میرے دوستو! اگر آپ کو ریاکاری سے بچنا ہے تو اس دعا کو یاد کرلیں اور ہمیشہ پڑھتے رہا کریں، اور جہاں تک ہوسکے اپنی اپنی نیکیوں کو چھپا کر رکھا کریں جیساکہ جناب محمد عربی ﷺ نے ہمیں یہ حکم دیا کہ" مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ لَهُ خَبْءٌ مِنْ عَمَلٍ صَالِحٍ فَلْيَفْعَلْ" اگر

تم میں سے کوئی شخص اپنی نیکیوں کی چھپانے کی طاقت رکھتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنی نیکیوں کو چھپائے ،یعنی جہاں تک ہوسکے ہم اپنی طاقت بھر اپنی نیکیوں کو چھپا کر رکھیں۔(الصحیحۃ:2313، صحیح الجامع للألبانیؒ:6018)الغرض خلاصہ ٔ کلام یہ کہ ہمارے ہر عمل کا مقصد صرف اور صرف اللہ کی رضا وخوشنودی حاصل کرنا ہو کیونکہ اگر خدانخواستہ اس میں ذرہ برابر بھی دنیا کی غرض وغایت آئی تو وہ عمل ضائع وبرباد ہوجائے گا جیساکہ جناب محمد عربی ﷺ نے یہ اعلان کردیا ہے " فَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلَ الْآخِرَةِ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ "کہ جو انسان بھی اعمال صالحہ کے ذریعے دنیا کمانے کی آرزو اور خواہش رکھے گا تو وہ آخرت میں اس کے اجر وثواب سے محروم رہے گا۔(مسند احمد:21223، صحیح الجامع للألبانیؒ:2825)

4۔اگر کسی کا حق آپ کے پاس ہے تو اسے فوراً لوٹا دیں:

میرے دوستو!اب میں جو بات بتانے جارہاہوں ذرا اس کو اپنے کانوں کے دریچوں کو کھول کر سنیں اور اپنے دل میں بیٹھا لیں اور اس حرکت سے ہمیشہ ہمیش کے لئے باز آجائیں ورنہ آپ کی سب نیکیاں ضائع وبرباد ہوجائیں گی،ذرا مجھے آپ یہ بتائیں کہ ہم سب یہ نیکیاں کیوں بجالاتے ہیں؟ہم بھوک وپیاس کی شدت کو کیوں برداشت کرتے ہیں؟ہم نماز وزکاۃ کیوں ادا کرتے ہیں؟ہم حج وعمرہ کیوں ادا کرتے ہیں؟اسی لئے نہ کہ ہم قبر وجہنم کے عذاب سے بچ جائیں،ہماری مغفرت ہوجائے اور ہم جنت میں داخل کردئے جائیں،لیکن اگر میں آپ سے یہ کہوں کہ آج یہ جو نیکیاں آپ کررہے ہیں،یہ کل آپ کی نہیں ہوگی بلکہ کسی اور کی ہوجائے گی تو آپ کی رائے کیا ہوگی؟اور آپ کیا سوچیں گے؟آپ یہ سوچیں گے کہ مولانا یہ کیا بہکی بہکی باتیں کررہے ہیں،بھلا ہماری نیکیاں دوسروں کے حوالے کیسے ہوجائے گی؟ہم عمل کریں گے تو ہماری ہی ہوگی،جی نہیں!آج آپ یہ جان لیں کہ نیکیاں تو آپ کریں گے مگر آپ کی ایک حرکت سے کل بروز قیامت آپ کی نیکیاں دوسروں کے نام ہوجائے گی اور ہوسکتا ہے کہ آپ کی نیکیوں سے دوسرا جنت میں داخل ہوجائے اور آپ نیکیاں کرکے بھی جہنم کے ایندھن بن جائیں گے،جانتے ہیں کیسے؟وہ اس طرح سے کہ اگر آپ نے کسی کا حق رکھ لیا ہے،کسی کا روپیہ پیسہ،زمین وجائداد وغیرہ ہڑپ لیا ہے تو آپ اپنی نیکیاں ان کو دیں گے جن کا حق آج آپ نے رکھ لیا ہے،مجھے تو بہت افسوس ہوتا ہے کہ لوگ حج وعمرہ کرنے جاتے ہیں تو ایک دوسرے سے معافی وتلافی کرکے جاتے ہیں مگر میں تو یہ کہوں گا کہ رمضان شروع ہونے سے پہلے پہلے اگر آپ نے کسی کا حق رکھ لیا ہے تو اس کو ادا کردیں یا پھر رفع دفع کرلیں ورنہ یاد رکھ لیں کہ آپ اپنی ساری نیکیاں دوسروں کو دے دیں گے؟روزے تو آپ رکھیں گے مگر اس کا ثواب دوسرا اڑا لے جائے گا،حج وعمرہ تو آپ کریں گے مگر اس کا ثواب کوئی اور اٹھا لے جائے گا،نماز وزکاۃ تو آپ ادا کریں گے مگر اس کا حقدار کوئی اور ہوجائے گا،جاننا چاہتے ہیں کیسے؟تو سنئے حدیث،سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حبیب کائنات ومحبوب خدا ﷺ نے ہم سے عرض کیا کہ اے میرے جاں نثاروں " أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ "کیا تم جانتے ہو کہ مفلس،غریب وفقیر،قلاش وبھکاری کون ہے؟تو صحابہ ٔ کرام نے کہا کہ " الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ "ہم تو غریب وفقیر اسے سمجھتے ہیں جس کے پاس روپئے پیسے اور گھر ومکان نہ ہو،تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سنو!" إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ "میری امت

کا حقیقی مفلس، غریب و فقیر تو وہ انسان ہے جو کل بروز قیامت نماز وروزے اور زکاۃ وغیرہ جیسے بہت سارے نیک اعمال لے کر حاضر ہوگا، یعنی اس کے پاس اجر وثواب کی کمی نہیں ہوگی، ابھی اس کا حساب وکتاب ہونے والا ہوگا اور ہو رہا ہوگا کہ " وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا " ایک انسان آجائے گا اور کہے گا کہ اے میرے رب اس نے دنیا میں مجھے گالی دی تھی اور برا بھلا کہا تھا، " وَقَذَفَ هَذَا " اور ایک انسان آجائے گا اور کہے گا کہ اے میرے رب یہ نمازی وحاجی انسان نے تو دنیا میں میرے اوپر الزام لگایا تھا اور میری عزت کے ساتھ کھیلا تھا، " وَأَكَلَ مَالَ هَذَا " اور ایک انسان آئے گا اور کہے گا کہ اے میرے رب یہ نیک انسان تو ایسا ہے جس نے میرا پیسہ رکھ لیا تھا، میری جگہ پر قبضہ جما لیا تھا، میری پلاٹ کو ہتھیا لیا تھا، "وَسَفَكَ دَمَ هَذَا" اور ایک انسان آئے گا اور کہے گا کہ اے میرے رب اس نے مجھے تو قتل کر دیا تھا، " وَضَرَبَ هَذَا " اور ایک انسان آئے گا اور کہے گا کہ اے میرے رب یہ روزے دار ونمازی صاحب تو ایسے تھے جنہوں نے مجھے مارا اور پیٹا تھا، جناب محمد عربی ﷺ نے فرمایا کہ " فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ " پھر کیا ہے، اللہ رب العزت اس کی نیکیوں کو اٹھا اٹھا کر ایک ایک کرکے تمام حقداروں کو دے دے گا، " فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ " اور اگر لوگوں کا حق ادا ہونے سے پہلے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو حقداروں کے گناہوں کے سزا کا مستحق اسے سمجھا جائے گا اور پھر حقداروں کے گناہوں کا ذمہ دار اسے ٹھہرایا جائے گا " ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ " اور پھر اسے جہنم کے اندر پھینک دیا جائے گا۔ (مسلم: 2581) اللہ کی پناہ! سنا آپ نے کہ آج جو دوسروں کا حق مارے گا تو کل اس کی نیکیوں کا حقدار اہل حق ہو جائیں گے یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم کسی بھی صورت میں نہ تو دوسروں کا حق ماریں اور نہ ہی دوسروں کا حق اپنے پاس رکھ لیں، ورنہ ہماری آخرت تباہ وبرباد ہو جائے گی جیسا کہ بخاری شریف کے اندر یہ حدیث موجود ہے، سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا " مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ اليَوْمَ قَبْلَ أَنْ لاَ يَكُونَ دِينَارٌ وَلاَ دِرْهَمٌ " کہ جس کسی کے پاس اس کے بھائی (بہن) کا حق ہو، چاہے وہ عزت وناموس کا معاملہ ہو یا پھر کسی اور چیز کا معاملہ ہو، تو وہ آج ہی دنیا کے اندر جیتے جی اس دن کے آنے سے پہلے پہلے اس معاملے کا رفع دفع کرلے جس دن معاملات چکانے اور حق ادا کرنے کے لئے روپئے پیسے نہ ہوں گے، بلکہ اس کی صورت یہ ہوگی کہ " إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ " اگر اس کے پاس نیکیاں ہوں گی تو اس سے حق کے بقدر اس کی نیکیاں لے لی جائیں گی، " وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ " اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو اہل حق کی برائیوں اور گناہوں کو لے کر اس پر ڈال دیا جائے گا۔ (بخاری: 2449) اور پھر کیا ہوگا وہی جو اس سے پہلے آپ نے سنا کہ اسے جہنم کے اندر پھینک دیا جائے گا۔ اعاذنا اللہ۔ اب آپ یہ مت سوچئے کہ جو لوگ بڑے بڑے گھوٹالے کریں گے ان کے ساتھ ہی ایسا ہوگا، جی نہیں! یہ معاملہ ایسا نہیں ہے بلکہ میں آپ کو بتلاؤں اگر کوئی دس یا پھر بیس روپئے بھی کسی کا رکھ لے گا تو اس کے ساتھ بھی ایسا کیا جائے گا، جو لوگ بھی لوگوں کے معمولی چیزوں کو اپنے پاس رکھ لیتے ہیں اور مانگنے پر بھی نہیں

دیتے ہیں وہ لوگ یہ جان لیں کہ جو دوسروں کا حق مار کر سجدوں میں روئے گا تو اس کے گناہ دھل نہیں جائیں گے، لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہم سجدے میں رو لیں گے، رب کے حضور گڑگڑ لیں گے تو معاف ہو جائے گا، جی نہیں یہ حقوق العباد کا معاملہ اتنا آسان نہیں ہے جتنا ہم نے سمجھ لیا ہے، لوگوں کے ساتھ کیا گیا فراڈ، یہ خانہ کعبہ کا چکر لگانے سے بھی معاف نہیں ہوگا بلکہ حقوق رکھنے اور ہڑپ کر جانے والا انسان تمام نیکیاں کرکے بھی جہنم کی آگ میں جلے گا، جیسا کہ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے " مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ " کہ جس نے کسی مسلمان کا حق جھوٹی قسم (وکیل وجج کو پیسہ کھلا کر یا پھر کسی اور طریقے) کے ذریعے ہڑپ کر لیا تو " فَقَدْ أَوْجَبَ اللهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ " ایسے انسان کے لئے جہنم کی آگ واجب اور جنت حرام ہو جاتی ہے، یہ سن کر کسی صحابی نے کہا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ " وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا " اگر وہ معمولی چیز ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا " وَإِنْ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ " اگر چہ وہ پیلو کی مسواک کی ایک ٹہنی ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم: 137) اب آپ ہی خود فیصلہ کرلیں کہ مسواک کی ایک ٹہنی کی کیا قیمت ہوتی ہے، یہی نہ 50/40/30/20 روپے، اب اگر کوئی اس کے برابر بھی کسی کا حق رکھ لیا تو اس کے اوپر بھی جنت حرام اور جہنم کی آگ واجب ہو جاتی ہے، کیا حال ہوگا ان لوگوں کا جو لاکھوں روپئے کسی سے قرضہ لیتے ہیں مگر نہیں دیتے ہیں، تو جو لوگ بھی قرضہ واپس نہیں کرتے ہیں وہ لوگ ذرا یہ حدیث بھی سن لیں کہ جو انسان مقروض ہو کر مرتا ہے یعنی کسی کا روپیہ پیسہ رکھ کر مر جاتا ہے تو اس کی مغفرت بھی نہیں ہوتی ہے جیسا کہ جناب محمد عربی ﷺ نے فرمایا " نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ مَا كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ " کہ ایک مومن کی مغفرت کا معاملہ اس وقت تک معلق رہتا ہے جب تک کہ اس کے قرض کو ادا نہ کر دیا جائے۔ (ابن ماجہ: 2413، احمد: 9679، اسنادہ صحیح) اس لئے میرے دوستو! اگر آپ اپنی نیکیوں سے خود فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو پھر کبھی بھی کسی کا حق اپنے پاس نہ رکھ لیا کریں اور اگر آپ میں سے کسی نے کسی کا حق رکھ لیا ہے تو وہ رمضان شروع ہونے سے پہلے پہلے ضرور بالضرور اس حق کو لوٹا دے یا پھر اس معاملے کا رفع دفع کر لے۔

5۔ اپنے اخلاق کو اچھا کریں:

میرے دوستو! اسلام کی ایک اعلیٰ اور پاکیزہ تعلیم یہ ہے کہ اسلام اپنے ماننے والوں کو اخلاق حسنہ کی تعلیم دیتا ہے اور ہر برے اخلاق و کردار سے اپنے آپ کو دور رکھنے کا حکم دیتا ہے، مگر افسوس کے ساتھ مجھے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ جس مذہب کی تعلیم و بنیاد ہی اچھے اخلاق و کردار کو اپنانے کی ہے آج اسی مذہب کو ماننے والے لوگ سب سے زیادہ برے اخلاق و کردار کے حامل بن چکے ہیں، آج ایسی کون سی خرابی و برائی نہیں ہے جو ہم مسلمانوں کے اندر نہ ہو، غیبت و چغلخوری، جھوٹ و فریب، فراڈ و دھوکا، گالی گلوچ، لڑائی جھگڑے، بغض و عداوت، حسد و جلن، کبر و غرور، غرض یہ کہ ہر برے اخلاق و کردار میں آج کا ہر مسلمان مشہور و معروف بن چکا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ دشمنان اسلام مسلمانوں کے برے اخلاق و کردار کو لوگوں کے سامنے میں پیش کرکے اسلام کو نشانہ بنا رہے ہیں اور یہ کہہ رہے کہ جیسا مسلمانوں کا اخلاق و کردار ہے وہی اسلام ہے، جب کہ حقیقت بالکل ہی اس کے برعکس ہے، کہاں اسلام کی اعلیٰ اخلاق کی تعلیم اور کہاں آج کل کے مسلمانوں کا گھٹیا کردار و عمل، ایک دور تھا جب لوگ مسلمانوں کے کردار و عمل کو

دیکھ کر اسلام قبول کر لیتے تھے اور ایک آج کل کا دور ہے لوگ مسلمانوں کے کردار و عمل کو دیکھ کر اسلام سے ہی بد ظن ہوتے جا رہے ہیں، اس لئے میرے دوستو! اپنے اخلاق و کردار اچھا کرو اور ہر برے اخلاق و کردار سے اپنے آپ کو دور رکھو کیونکہ جن حرکتوں کی وجہ سے ایک مسلمان کا نیک عمل ضائع و برباد ہو جاتا ہے اس میں سے ایک چیز برا اخلاق و کردار بھی ہے، یہ برے اخلاق و کردار نیکیوں کے لئے سم قاتل اور زہر قاتل ہے، اچھے اور عمدہ اخلاق سے جہاں ایک طرف ایک انسان بڑے بڑے درجات کو حاصل کر سکتا ہے جیسا کہ اماں عائشہؓ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا " إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ " کہ بے شک کہ ایک مومن اپنے اچھے اخلاق و کردار کی وجہ سے ایک روزہ رکھنے والے اور قیام کرنے والے کے برابر درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ (ابوداؤد: 4798، اسنادہ صحیح) اور ایک دوسری روایت کے الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا " وَإِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَيَبْلُغُ بِهِ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ " کہ ایک اچھے اخلاق والا مسلمان اپنے اچھے اخلاق و کردار کی وجہ سے روزہ دار اور نمازی کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ (ترمذی: 2003، اسنادہ صحیح) وہیں دوسری طرف برے اخلاق و کردار کی نحوست یہ ہے اس کی وجہ سے ایک انسان کے سارے اعمال حسنہ ضائع و برباد ہو جاتے جیسا کہ فرمان نبوی ﷺ ہے کہ " إِنَّ سُوءَ الْخُلُقِ يُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ " بے شک بد اخلاقی و بد کرداری نیک اعمال کو ایسے ہی ضائع و برباد کر دیتی ہے جس طرح سرکہ شہد میں بگاڑ پیدا کر دیتا ہے۔ (الصحیحۃ: 906) برے اخلاق کی انہیں ہلاکت خیزیوں کی وجہ سے ہی آپ ﷺ ہمیشہ اکثر و بیشتر برے اخلاق و کردار سے اللہ کی پناہ پکڑا کرتے تھے جیسا کہ قطبہ بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ " اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ وَالْأَدْوَاءِ " اے اللہ! میں برے اخلاق، برے اعمال اور بری خواہشات اور ہر چھوٹی بڑی بیماریوں سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔ (ترمذی: 3591، صحیح الجامع للألبانی: 1298)

6۔ جھوٹ، غیبت اور چغل خوری و لڑائی جھگڑا سے بچیں:

میرے دوستو! آپ ﷺ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم روزے کی حالت میں کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کریں اور نہ ہی جھوٹ بولیں اور نہ ہی کسی کی غیبت و چغل خوری کرے جیسا کہ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے " وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ " روزہ ڈھال ہے اور اگر کوئی روزہ دار ہو تو اسے چاہئے کہ وہ فحش گوئی نہ کرے اور نہ ہی شور مچائے، " وفي رواية: وَلَا يَجْهَلْ " اور نہ ہی جہالت بھری بیہودہ حرکتیں کریں، " وفي رواية: وَلَا يُؤْذِي أَحَدًا " اور نہ ہی کسی کو تکلیف دے، " وفي رواية: وَلَا يَفْسُقْ " اور نہ ہی کوئی فسق و فجور والا کام کرے، اور اگر " فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ " کوئی دوسرا اسے گالی دے یا پھر لڑائی جھگڑا پر آمادہ کرے تو وہ انسان بس اتنا کہے کہ " إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ " میں روزہ کی حالت میں ہوں۔ (بخاری: 1904، ابوداؤد: 2363، مسلم: 1151، احمد: 10635) سنا آپ نے کہ آپ ﷺ نے ہر روزے دار کو یہ نصیحت کی ہے کہ وہ کسی بھی صورت میں روزے کی حالت میں لڑائی و جھگڑا نہ کرے اور نہ ہی کسی کو گالی گلوچ کرے اور نہ ہی روزہ

دار جھوٹ بولے اور نہ ہی روزہ دار کسی کی غیبت کرے، مگر دیکھا یہ جاتا ہے کہ اکثر و بیشتر لوگ رمضان کے مہینے میں روزہ کی حالت میں جھوٹ بولتے ہیں، غیبت و چغلخوریاں کرتے ہیں، اور تو اور ہے خاص طور سے لوگ رمضان کے دنوں میں امام و مؤذن اور مساجد کے ذمہ داروں کی غیبت کرتے رہتے ہیں، تو جو لوگ بھی روزہ کی حالت میں اس طرح کی بری بری حرکتوں کو انجام دیتے ہیں وہ لوگ یہ جان لیں کہ روزے کے اجر و ثواب کو ضائع و برباد کر دینے والا ایک عمل اور ایک حرکت یہ بھی ہے کہ انسان روزے کی حالت میں لڑائی و جھگڑا کرے، یا پھر جھوٹ بولے یا پھر غیبت و چغل خوری وغیرہ کرے، جیسا کہ سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا" مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ" جس شخص نے روزے کی حالت میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا (وفی روایۃ: وَالجَهْلَ یعنی بیہودہ باتیں و فحش گوئی وغیرہ) تو اللہ رب العزت کو کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ایسا انسان اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ (بخاری: 6057، ابن ماجہ: 1689) اور ایک دوسری روایت کے اندر ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا" مَنْ لَمْ يَدَعِ الْخَنَا وَالْكَذِبَ فَلَا حَاجَةَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ " یعنی جس نے روزے کی حالت میں بدزبانی و فحش گوئی اور جھوٹ کو نہ چھوڑا تو اللہ رب العزت کو اس کے کھانا پینا چھوڑ دینے کی کوئی حاجت و ضرورت نہیں ہے۔ (طبرانی: 472، صحیح الترغیب والترھیب: 1080) اس لئے میرے بھائیو اور بہنو! ہمیشہ اور بالخصوص روزے کی حالت میں اپنی زبان کی ضرور بالضرور حفاظت کیا کرو ورنہ تمہارے روزے کا اجر و ثواب ضائع و برباد ہو جائے گا۔

7۔ قطع تعلّق کو ختم کرکے رشتے داروں سے صلح و صفائی کرلیں:

میرے دینی بھائیو اور بہنو! رمضان شروع ہونے میں بس کچھ ہی دن بچا ہوا ہے اور آپ نے اس کی فضیلت میں یہ سن رکھا ہوگا کہ یہ مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں رب کی مغفرت عام ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے اس انسان کو ملعون و مبغوض قرار دیا ہے جس کی رمضان میں مغفرت نہ ہو سکی ہو (طبرانی: 5922، صحیح ابن حبان: 409، صحیح الجامع للألبانی: 34) تو یہ مغفرت و رحمت کا مہینہ اور نیکیوں کا موسم بہار بس آنے ہی والا ہے مگر کیا آپ جانتے ہیں کہ کچھ ایسے بدنصیب لوگ بھی ہیں جن کی نہ تو مغفرت ہو پاتی ہے اور نہ ہی ایسے لوگوں کے نامۂ اعمال کو شرف قبولیت سے بخشا جاتا ہے۔ اللہ کی پناہ! سننا اور جاننا چاہتے ہیں کہ وہ کون بدنصیب لوگ ہیں جن کے ساتھ ایسا معاملہ کیا جاتا ہے تو سنئے، وہ ایسے لوگ ہیں جو نمازی و حاجی تو ہیں، رمضان کے روزے بھی رکھتے ہیں، صدقہ و خیرات بھی کرتے ہیں مگر ان کی فلاں فلاں رشتے داروں سے سالوں سے بات چیت بند ہے، نیکیوں کو تو انجام دیتے ہیں مگر برسوں سے اپنے خاص بھائی سے بات چیت بند کر رکھا ہے تو اس طرح کے جتنے بھی لوگ ہیں وہ کان کھول کر سن لیں کہ وہ رمضان آنے سے پہلے پہلے اپنے رشتے داروں اور اپنے بھائیوں اور بہنو سے اپنے تمام اختلافات کو ختم کرکے دل سے دل ملا کر گلے گلے مل لیں، ورنہ نہ تو ان کی مغفرت ہوگی اور نہ ہی ان کے نامۂ اعمال کو شرف قبولیت سے بخشا جائے گا، اگر آپ کو میری باتوں پر یقین نہ ہو رہا ہو تو پھر خود اپنی کانوں سے فرمان مصطفیٰ ﷺ کو سن لیجئے، سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ

آپ ﷺ نے فرمایا" تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ "کہ ہر پیر اور جمعرات کے دن جنت کا دروازہ کھولا جاتا ہے،اور ایک دوسری روایت کے اندر ہے کہ " تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمِ خَمِيسٍ وَاثْنَيْنِ "ہر پیر اور جمعرات کے دن اللہ کے حضور نامۂ اعمال کو پیش کیا جاتا ہے۔(مسلم:2565) چنانچہ " فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ "ہر مسلمان کی مغفرت کردی جاتی ہے سوائے مشرک اور ان دو مسلمان آدمیوں کے جن کے درمیان میں دشمنی ہو،ان کی مغفرت نہیں کی جاتی ہے یعنی جن دو اشخاص کے درمیان بغض وعداوت یا پھر دشمنی ہوتی ہے اور بات چیت بند ہوتی ہے تو ایسے لوگوں کی مغفرت نہیں کی جاتی ہے بلکہ ایسے لوگوں کے بارے میں تین مرتبہ یہ بات کہی جاتی ہے کہ " أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا "ان دونوں کو مہلت دی جائے یہاں تک کہ یہ صلح کرلیں،یعنی کہ ان دونوں کو صلح کرنے تک مغفرت کو ملتوی کردیا جاتا ہے۔(مسلم:2565) میرے بھائیو اور بہنو ! سنا آپ نے کہ جن کے درمیان دشمنی ہوتی ہے نہ تو ان کی مغفرت ہوتی ہے اور نہ ہی ان کے نامۂ اعمال کو شرف قبولیت سے بخشا جاتا ہے تو ذرا سوچئے کہ کیا حال ہوگا ان لوگوں کا جو نیکیاں تو کرتے ہیں،حج وعمرہ تو کرتے ہیں،نماز وزکاۃ تو ادا کرتے ہیں مگر اپنے بھائیو اور بہنو اور اپنے رشتے داروں سے دشمنی رکھتے ہیں اور برسوں سے بات چیت نہیں کرتے ہیں بلکہ کتنے خاندان تو ایسے ہیں جن کے درمیان نسل در نسل سے دشمنی چلی آرہی ہے،تو جو لوگ بھی اس بری حرکت کے شکار ہیں اگر وہ اپنی نجات چاہتے ہیں تو رمضان شروع ہونے سے پہلے پہلے نہیں،بلکہ آج اور ابھی جمعہ کے بعد ہی جاکر اپنے اپنے رشتے داروں سے گلے مل لیں اور ایک دوسرے کو دل بڑا کرکے معاف کردے،ورنہ رمضان میں بھی ان کی مغفرت نہ ہوگی۔

8۔حرام کمائی کرنا چھوڑ دیں:

میرے دوستو! اگر آپ اپنی تمام عبادتوں کو قبول کرانا چاہتے ہیں اور اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کی نیکیاں محفوظ رہے تو پھر آپ ذرا اپنی کمائی کا جائزہ لیں کہ آپ کی کمائی کیسی ہے؟ کیونکہ حرام کمائی کرنے اور حرام کھانے والوں کی نہ ہی نماز،نہ ہی روزے،نہ ہی حج وعمرے،نہ ہی قربانی اور نہ ہی صدقہ وخیرات اور نہ ہی دعا وغیرہ کوئی بھی عبادت قبول نہیں کی جاتی ہے جیسا کہ سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! " إِنَّ اللهَ طَيِّبٌ وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا "اللہ پاک ہے اور پاک چیزوں کو ہی قبول کرتا ہے،" وَإِنَّ اللهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ "اور اللہ رب العزت نے ایمان والوں کو وہی حکم دیا ہے جو اس نے تمام نبیوں اور رسولوں کو دیا تھا،جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے" يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ "اے رسولو! حلال چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو،تم جو کچھ کررہے ہو اس سے میں بخوبی واقف ہوں۔(المومنون:51)اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حافظ صلاح الدین یوسفؒ لکھتے ہیں کہ "اکل حلال کے ساتھ عمل صالح کی تاکید سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا آپس میں گہرا تعلق ہے اور یہ ایک دوسرے کے معاون ہیں،اکل حلال سے عمل صالح آسان

ہو جاتا ہے اور عمل صالح انسان کو اکل حلال پر آمادہ اور اسی پر قناعت کرنے کا سبق دیتا ہے اسی لئے اللہ نے تمام پیغمبروں کو ان دونوں باتوں کا حکم دیا"۔ (احسن البیان: 783) پھر آگے آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہی رزق حلال کا حکم اللہ رب العزت نے ایمان والوں کو دیتے ہوئے کہا کہ " يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ "اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں انہیں کھاؤ اور پیو۔ (البقرۃ: 172) ان دونوں آیتوں کی تلاوت کرنے کے بعد آپ ﷺ نے ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا جس کے بال لمبے سفر کی وجہ سے بکھرے ہوئے ہیں اور کپڑے گرد و غبار سے اٹے ہوئے ہیں، یہ مسافر انسان " يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ "اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف پھیلا کر دعائیں کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے میرے رب! اے میرے رب! یعنی دعائیں کرتا ہے، مگر اس کا حال یہ ہے کہ " وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ "اس کا کھانا و پینا اور لباس حرام کا ہے، صرف یہی نہیں بلکہ " وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ "اور حرام ہی سے وہ پلا بڑھا ہے " فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ "تو اس کی دعا کیسے قبول ہوگی؟ (مسلم: 1015، ترمذی: 2989) اللہ کی پناہ! ذرا سوچئے میرے بھائیو اور بہنو! جب حرام کھانے و پینے اور حرام پہننے سے دعا قبول نہیں ہوتی ہے تو پھر یہ نماز و روزے، حج و عمرے، زکاۃ اور صدقات و خیرات وغیرہ کیسے قبول ہوگی، اس لئے آپ رمضان سے پہلے پہلے اپنی کمائی وغیرہ کا بخوبی جائزہ لے لیں کہ آپ کی کمائی کیسی ہے اور آپ اپنے بچوں کو کیا کھلا پلا رہے ہیں کیونکہ جو حرام کمائی کرتا ہے اس کی تو عبادتیں رائیگاں و برباد تو ہوتی ہی ہیں، ساتھ میں جن جن لوگوں کی پرورش حرام کمائی سے ہوتی ہے ان کی بھی کوئی عبادت قبول نہیں کی جاتی ہے۔

9۔ ٹخنے سے نیچے کپڑا لٹکانا چھوڑ دیں:

میرے دینی بھائیو! اب میں جس بات کا تذکرہ کرنے جا رہا ہوں اس سے صرف مرد حضرات ہی مراد ہیں، اس حکم سے خواتین بالکل ہی مستثنیٰ ہیں، یعنی یہ بات صرف اور صرف مرد حضرات کے لئے ہے اسی لئے میرے سامنے میں جو مرد حضرات بیٹھے ہیں وہ ذرا میری طرف متوجہ ہو جائیں، اور اگر کسی کو نیند آرہی ہو تو وہ ذرا ہوش میں آکر میری اس بات کو سنیں کہ جن حرکتوں سے آپ کی نیکیاں ضائع و برباد ہو جائیں گی اس میں سے اب ایک ایسی چیز کا تذکرہ کرنے جا رہا ہوں جس کے اندر بہت سارے نمازی و حاجی مرد حضرات شامل ہیں بلکہ بہت سارے اہل علم بھی ملوث نظر آتے ہیں، مگر انہیں اس بات کی خبر نہیں ہے کہ اس حرکت سے ان کی ساری نیکیاں ضائع و برباد ہو رہی ہیں، لوگوں کو یہ فیشن نظر آتا ہے مگر ہمارے اور آپ کے حبیب ﷺ نے اسے عذاب دلانے والا اور جہنم میں لے جانے والا عمل قرار دیا ہے، ہماری نظر میں یہ عمل مرغوب و محبوب ہے مگر ہمارے رب کے نزدیک وہی عمل قابل نفرت ہے، صرف قابل نفرت نہیں بلکہ ایسا انسان رب کی رحمت و عنایات اور مغفرت سے محروم رہے گا، اللہ کی پناہ! یہ اتنا برا عمل ہے مگر نیکیوں کو انجام دینے والے نمازی اور روزے رکھنے والے لوگ بڑے شوق سے انجام دیتے ہیں، سننا چاہتے ہیں وہ کیا عمل ہے؟ تو سنئے وہ ہے اپنا کپڑا اور اپنا ازار و لنگی، پینٹ و پائجامہ وغیرہ ٹخنے سے نیچے لٹکانا، جی ہاں! میرے دوستو! آپ نے بالکل ہی صحیح سنا، یہ ٹخنے سے نیچے اپنے کپڑے کو لٹکانا یہ اتنا بڑا جرم ہے کہ اس کی وجہ سے ایک انسان کی سب

نیکیاں ضائع وبرباد ہو جائیں گی،آپ اسے معمولی نہ سمجھیں بلکہ آج اورابھی سے ہی اپنی اس حرکت سے باز آ جائیں ورنہ نماز وروزہ ،حج وعمرے،زکاۃ اور صدقات وخیرات وغیرہ یہ سب کے سب دھرے رہ جائیں گے اور آپ بروز قیامت خدائے بزرگ وبرتر کے غیظ وغضب کے شکار ہو جائیں گے،اگر آپ کو میری باتوں پر یقین نہ ہو رہا ہو تو پھر ذرا اپنے نبی ﷺ کا یہ فرمان سن لیں ! سیدنا ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ فرمایا کہ ”ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ“ تین آدمی ایسے ہیں جن سے کل قیامت کے دن رب العزت نہ تو بات کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا اور نہ ہی ان کو پاک وصاف کرے گا بلکہ ان سب کو سخت سے سخت سزائیں بھی دے گا،تو ابوذرؓ نے کہا کے اے اللہ کے حبیب ﷺ ایسے لوگ ہلاک وبرباد ہوں اور ایسے لوگوں کا ستیاناس ہو جائے،وہ کون لوگ ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ” أَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ“ نمبر ایک اپنا کپڑا ٹخنوں سے نیچے رکھنے والا اور نمبر دو احسان جتلانے والا اور نمبر تین جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال بیچنے والا۔(مسلم:106،ابن ماجہ:2208) اب آپ ہی بتائیں کہ جو انسان نمازی ہے ،رمضان میں روزے بھی رکھتا ہے اور تراویح کی نماز بھی ادا کرتا ہے،دوچار عمرہ وحج بھی کر لیا ہے زکاۃ بھی ادا کرتا ہے اور دیگر طرح طرح کے نیک اعمال کو بھی انجام دیتا ہے مگر اپنا کپڑا ٹخنوں سے نیچے رکھتا ہے،لوگوں پر احسان جتلاتا ہے اور اپنا مال جھوٹی قسم کھا کر بیچتا ہے تو جب اللہ رب العزت ایسے لوگوں کی طرف نظر رحمت سے ہی نہیں دیکھے گا اور نہ ہی بات کرے گا اور ایسے انسانوں کو سخت سے سخت سزائیں بھی دے گا تو ظاہر سی بات ہے کہ ایسے لوگوں کے سارے اعمال حسنہ ضائع وبرباد ہی ہو جائیں گے۔اللہ کی پناہ! اس لئے میرے بھائیو! ان تینوں حرکتوں سے باز آ کر اپنے نیک اعمال کو بچالو ورنہ کل قیامت کے دن بہت پچھتاؤ گے۔

10۔اپنے اپنے تنہائیوں کی حفاظت کرو:

میرے دوستو اور نوجوان ساتھیو! اگر آپ اپنی نیکیوں کو ضائع وبرباد ہونے سے بچا کر اپنی نیکیوں سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو پھر اپنے اپنے تنہائیوں کی حفاظت کرو،اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ نیکیوں کا تنہائیوں سے کیا لینا دینا ہے؟ تو آپ کو میں یہ بتادوں کہ ہماری نیکیوں کا ہماری تنہائیوں سے بہت ہی گہرا رشتہ ہے،اگر ہم اپنی تنہائیوں کی حفاظت کریں گے تو ہماری نیکیاں محفوظ رہیں گی ورنہ ہماری تمام نیکیاں ضائع وبرباد ہو جائیں گی،جیسا کہ سیدنا ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ حبیب کائنات ﷺ نے فرمایا ” لَأَعْلَمَنَّ أَقْوَامًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ أَمْثَالِ جِبَالِ تِهَامَةَ بِيضًا “میں اپنی امت کے ان افراد کو ضرور بالضرور پہچان لوں گا یا پھر جانتا اور پہچانتا ہوں جو قیامت کے دن تہامہ کے پہاڑوں جیسی سفید اور روشن نیکیاں لے کر حاضر ہوں گے،مگر ” فَيَجْعَلُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَبَاءً مَنْثُورًا “ اللہ رب العالمین اس کی تمام نیکیوں کو ہوا میں اڑتے ہوئے چھوٹے چھوٹے ذرات کی مانند بے وقعت کردے گا یعنی اس کو شرف قبولیت سے نہیں بخشے گا،یہ سن کر ثوبانؓ نے کہا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ ” صِفْهُمْ لَنَا جَلِّهِمْ لَنَا أَنْ لَا نَكُونَ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ“ ذرا ان کی صفات تو بیان کردیجئے،ان کے عادات واطوار کو ہمارے لئے واضح کردیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم بھی ان میں شامل ہو جائیں اور ہمیں اس کا احساس تک نہ ہو۔اللہ اکبر۔آگے

پڑھنے سے پہلے یہاں ذرا رک کر اور اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچیے کہ یہ سوال کرنے والے کون ہیں؟ یہ وہ انسان ہے جن کا لقب ہی ہے رضی اللہ عنہ ورضواعنہ، یعنی جنتی ہے، مغفور ومرحوم ہیں مگر پھر بھی اپنی نیکیوں کی حفاظت کی فکر اور اپنی نیکیوں کی بربادی کا ڈر وخوف دیکھئے کہ سوال پر سوال کئے جارہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ اے اللہ کے نبیٔ اکرم ومکرم ﷺ ذرا واضح کرکے بتادیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ انجانے میں ہم بھی انہیں بدبختوں میں شامل ہوجائیں اور ہمیں پتہ بھی نہ چلے تو حبیب کائنات ومحبوب خدا ﷺ نے فرمایا کہ سنو! " أَمَا إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَمِنْ جِلْدَتِكُمْ وَيَأْخُذُونَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُونَ " وہ تمہارے بھائی ہیں اور تمہارے ہی جنس سے ہیں یعنی وہ کلمہ گو مسلمان ہوں گے اور جس طرح سے راتوں میں تم عبادت کرتے ہو ٹھیک اسی طرح سے وہ لوگ بھی راتوں میں قیام کرنے والے لوگ ہوں گے، مگر ان کی عادت وخصلت یہ ہوگی کہ وہ موقع دیکھ کر چوکا اور چھکا مارنے والے لوگ ہوں گے، فرمایا" وَلَكِنَّهُمْ أَقْوَامٌ إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللَّهِ انْتَهَكُوهَا " وہ اس طرح سے کہ جب انہیں تنہائی میں اللہ کے حرام کردہ گناہوں کا چانس وموقع ملے گا تو وہ ان کا بلا جھجھک ارتکاب کرلیں گے۔(ابن ماجہ: 4245، الصحیحۃ: 505) اللہ کی پناہ! اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے مولانا عطاء اللہ ساجد حفظہ اللہ لکھتے ہیں کہ بہت سے گناہ نیکیوں کو ضائع کردیتے ہیں، نمبر دو یہ کہ لوگوں کے سامنے نیک بنے رہنا اور تنہائی میں گناہ کا ارتکاب بے تکلف کرلینا، یہ بھی ایک قسم کی منافقت ہے جس کی وجہ سے اعمال ضائع ہوجاتے ہیں، نمبر تین یہ کہ تہجد پڑھنا بڑی نیکی ہے لیکن اس سے زیادہ ضروری تنہائی میں تقوی پر قائم رہنا ہے اور نمبر چار یہ کہ اصل تقوی یہی ہے کہ انسان اس وقت بھی گناہ سے باز رہے جب اسے دیکھنے والا کوئی نہ ہو۔۔۔(شرح ابن ماجہ ترجمہ وفوائد از مولانا عطاء اللہ ساجد حفظہ اللہ: 496/5)

میرے دینی وملی بھائیو اور بہنو! ذرا اپنے تنہائیوں کے بارے میں ہوشیار وچوکنا رہنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا بھی شمار وحشر انہیں لوگوں جیسا ہو جن کے بارے میں آپ ﷺ نے خبر دی ہے کیونکہ پہلے دور کی بنسبت اب کے دور میں اپنے تنہائیوں کی حفاظت کرنی بہت مشکل ہے مگر ناممکن نہیں ہے، اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے یہ کوئی مشکل معاملہ نہیں ہے، آج اکثر وبیشتر لوگ تنہائی میں کچھ اور اور محفل ومجلس میں کچھ اور نظر آتے ہیں، جلوت میں تو لوگ بڑے پارسا اور متقی نظر آتے ہیں مگر خلوت میں اللہ کے تمام حدوں کو توڑنے والے اور تمام محرمات کا ارتکاب کرنے والے ہوتے ہیں، اور خاص طور سے جب سے یہ موبائل شریف آیا ہے تب سے تو کسی کی تنہائیاں محفوظ نہیں ہے۔الا ماشاء اللہ۔آج اسی موبائل کی وجہ سے ہی عوام وخواص مرد وعورت اور بالخصوص نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کی تنہائیوں کا تو جنازہ نکل چکا ہے، آپ تصور بھی نہیں کرسکتے ہیں کہ وہ اس کا اپنی تنہائیوں میں کتنا غلط استعمال کرتے ہیں، اب آپ یہ مت کہیں کہ میری اولاد پر مجھے بہت بھروسہ ہے وہ ایسا ویسا کچھ نہ کرے گی تو آپ کو یہ بات معلوم ہونی چاہئے اور آپ خود اس عمر کے دور سے گذر چکے ہیں کہ یہ عمر کا ایک ایسا پڑاؤ ہوتا ہے جہاں پر اکثر لوگوں کے پاؤں ڈگمگاجاتے ہیں، اس لئے اپنی اولاد کو چاہے وہ لڑکا ہو یا پھر لڑکی اس موبائل کے غلط استعمال سے ہونے والے نقصانات سے ہمیشہ متنبہ کرتے رہا کریں، آج ہر کوئی تنہائی میں اس موبائل کا غلط استعمال کرتے نظر آتا ہے اور وہ یہ سوچتا ہے کہ کوئی تھوڑی دیکھ

رہا ہے ! مگر ایسا انسان یہ بھول رہا ہے کہ کوئی دیکھے یا نہ دیکھے ،ماں باپ دیکھے یا نہ دیکھے مگر اللہ تو ضرور بالضرور دیکھ رہا ہے اور ساتھ میں اللہ کے فرشتے اور خود اس انسان کے اعضاء وجوارح بھی تو دیکھ رہے ہیں جو کل بروز قیامت اس کے اس حرکت کی گواہی دیں گے ،آج انسان یہ سمجھ رہا ہے کہ اس کی تنہائیاں بہت سیکریٹ (چھپا ہوا) ہیں ،اسے کوئی نہیں جانتا ہے مگر وہ یہ بھول رہا ہے کہ ایک دین ایسا بھی آنے والا ہے جس دن " يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ " جس دن پوشیدہ بھیدوں کی جانچ پڑتال ہوگی۔(الطارق:9) یعنی کہ سب کے سب راز کھل جائیں گے۔اس لئے میرے بھائیو اور بہنو! تنہائیوں میں اپنے موبائل کا غلط استعمال نہ کرو اور یہ اچھی طرح سے جان لو کہ اس دور میں اس جزولاینفک موبائل کے ذریعے ہمارے ایمان کی آزمائش کی جارہی ہے " مَنْ يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ " تاکہ اللہ معلوم کرلے کہ کون شخص اس سے بن دیکھے ڈرتا ہے۔(المائدہ:94) جی ہاں ! سن لیجئے ! اللہ اس موبائل کے ذریعے ہماری تنہائیوں کا امتحان لے رہا ہے ،اب ہمارے ہاتھ میں ہے کہ اپنی تنہائیوں کو میلا وکچیلا کرکے اپنے آپ کو ہلاک وبرباد کرلیں یا پھر اپنے تنہائیوں کو پاک وصاف رکھ کر کامیابی سے ہمکنار ہوجائیں۔

محترم سامعین وسامعات ! افسوس کے ساتھ مجھے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ بہت سارے لوگ رمضان کے مہینے میں اور روزے کی حالت میں بھی ٹائم پاس کے نام پر بے حیائیوں ،گانے وڈانس پر مشتمل ریلس دیکھتے نظر آتے ہیں۔اعاذنا اللہ۔ذرا آپ ہی خود فیصلہ کرلیں کہ کیا ایسے لوگوں کے روزوں کو قبول کیا جائے گا جو عین روزے کی حالت میں برائیوں میں مشغول رہتے ہیں ،ہرگز نہیں ! کبھی نہیں ! ایسے لوگوں کے روزوں کی اللہ کو بالکل بھی ضرورت نہیں ہے اور یہ روزہ صرف کھانے پینے سے رک جانے کا نام تھوڑی ہے بلکہ اصل روزہ تو یہ ہے کہ انسان تمام بیہودہ لغویات وفضولیات سے اپنے آپ کو بچا کر رکھے ،اور یہ میں نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ یہ بات تو ہمارے اور آپ کے مشفق نبی جناب محمد عربی ﷺ نے فرمایا ہے کہ " لَيْسَ الصِّيَامُ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ " روزہ یہ کھانا پینا چھوڑ دینے کا نام نہیں ہے " إِنَّمَا الصِّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ " بلکہ اصلی روزہ تو ہر لغو وبے ہودہ کام اور جنسی خواہشات پر مشتمل بات وحرکات وسکنات سے بچنے کا نام ہے۔(صحیح ابن خزیمہ:1996، صحیح الجامع للألبانی:5376) سنا آپ نے کہ روزہ اصل کس چیز کا نام ہے؟ مگر افسوس ! لوگ روزے کی حالت میں ڈانس وسونگس اور میوزک پر مشتمل حیاسوز مناظر کو ٹائم پاس کے نام پر دیکھتے رہتے ہیں اور پھر یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا روزہ قبول کیا جائے گا ،تو جو لوگ بھی اس طرح کی حرکت کرتے ہیں اور کرتے تھے وہ ہمیشہ اس بری حرکت سے بچ کے رہیں اور باز آجائیں ورنہ ان کے روزے کا اجر وثواب ضائع ہوجائے گا اور پھر ان کا شمار انہیں لوگوں میں سے ہوگا جن کا ذکر کرتے ہوئے حبیب کائنات ومحبوب خدا ﷺ نے کہا کہ " رُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ " کتنے ایسے روزے دار ہیں جنہیں بھوک وپیاس کی شدت وتکلیف کو برداشت کرنے کے علاوہ کچھ بھی نہ ملے گا۔(ابن ماجہ:1690، صحیح الجامع للألبانی:3488) اللہ کی پناہ ! اللہ ہم سب کو ایسے لوگوں میں شامل ہونے سے محفوظ رکھے۔آمین۔تو جو لوگ بھی اپنی اپنی تنہائیوں میں اپنے موبائل کا غلط استعمال کرتے ہیں وہ لوگ رمضان سے پہلے پہلے اپنی اس حرکت سے باز آکر توبہ واستغفار کرلیں ورنہ ان کی ساری نیکیاں ضائع وبرباد ہوجائیں گی۔

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو اور بہنو! یہ جتنی باتیں بھی آپ نے سنی ہیں یہ سب کے سب ہماری نیکیوں کے لئے زہر قاتل اور سم قاتل ہے،اگر ہم نے اپنے آپ کو ان ساری باتوں اور حرکات وسکنات سے دور نہیں رکھا تو یاد رکھ لیجئے کہ ادھر ہم نیکیاں کرتے رہیں گے اور ادھر ایک ایک کرکے ہماری نیکیاں ضائع وبرباد ہوتی رہیں گی،آیئے اسی بات کو میں ایک مثال کے ذریعے آپ کو سمجھا کر اپنی بات کو ختم کردیتا ہوں،مثال کے طور پر آپ نے بازار سے ایک سامان خریدا سمجھ لیجئے کہ آپ نے چینی خریدا،دوکاندار نے اسے ایک کَوَر و کیری بیگ میں ڈال کردیا،اور آپ بھی اس کور و کیری بیگ کو لے کر اپنے گھر کے لئے روانہ ہوئے مگر اس کور و کیری بیگ میں سوراخ تھا جو آپ نے دیکھا ہی نہیں تھا،اب آپ ہی بتائیں کہ اس کور و کیری بیگ کے سوراخ کو نہ دیکھنے کا نتیجہ کیا ہوگا ؟یہی نہ کہ آپ کے گھر آتے آتے اس سوراخ سے چینی وشکر تھوڑی تھوڑی کرکے گرتی جائے گی مگر آپ کو احساس نہ ہوگا،یہاں تک کہ جب آپ گھر پہنچیں گے تو وہ چیز پوری کی پوری گر چکی ہوگی یا پھر وہ چیز تو ہوگی مگر بہت قلیل مقدار میں جو آپ کی ضرورت کے لئے ناکافی ہوگی! دیکھئے آپ کی ایک غلطی یعنی کور یا و کیری بیگ کو بغور نہ دیکھنا نے آپ کے سامان کو بھی ضائع وبرباد کردیا اور آپ کے پیسے اور وقت کو بھی ضائع وبرباد کردیا تو ٹھیک اسی طرح سے آپ یہ سمجھ لیں کہ آج جو ہم نیکیاں کررہے ہیں یہ ہمارے لئے توشۂ آخرت ہے جسے ہم ایک جگہ جمع کررہے ہیں مگر جب ہم نیکیاں جمع کررہے ہیں تو اس توشہ دان میں اس طرح کے چھوٹے بڑے سوراخ ہیں،جس کا آج ہمیں احساس نہیں ہے مگر جب ہمارا یہ توشۂ آخرت کھولا جائے گا تو وہ ان ہماری بری حرکتوں واعمال کی وجہ سے بالکل ہی خالی ہوجائے گا اور پھر اس وقت سوائے کف افسوس اور اپنے آپ کو لعنت وملامت کرنے کے کچھ اور ہمارے پاس نہیں رہے گا،آج اگر دنیا کی کوئی چیز ضائع وبرباد ہوگئی تو آپ اسے دوبارہ حاصل کرسکتے ہیں مگر توشۂ آخرت اگر ضائع وبرباد ہوگیا تو یاد رکھ لیجئے کہ اسے دوبارہ کسی بھی صورت میں حاصل نہیں کرسکتے ہیں۔

اب آخر میں رب العزت سے دعا گو ہوں کہ اے الہ العالمین تو ہم سب کی نیکیوں کی حفاظت فرما اور ہم سب کو تو ان تمام حرکات وسکنات سے دور رکھ جس سے نیکیاں ضائع وبرباد ہوجاتی ہیں۔آمین ثم آمین یارب العالمین۔

طالب دعا

ابو معاویہ شارب بن شاکر السّلفی

امام وخطیب مرکز مسجد اہل حدیث۔فتح دروازہ۔آدونی

ناظم جامعہ ام القری للبنین والبنات۔آدونی۔کرنول۔آندھرا پردیش

9885294745 ____________________ Sharibsalafi9885@gmail.com